قرض کے اَحکام و آداب

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

1:شدید مجبوری کے بغیر قرض نہ لیں: 3

2: قرض کے معاملے کو لکھ لیں: 4

3: قرض کے معاملے پر گواہ بنالیں: 4

4:سودی قرض کا معاملہ نہ کریں: 5

5: قرض کی ادائیگی کی نیت کریں: 5

6: قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول نہ کریں: 5

7: قرض کا مطالبہ نرمی سے کریں: 6

8: قرض دار کو مہلت دیں: 6

9: قرض سارے کا سارا یا کچھ حصہ معاف کر دیں: 6

10: قرض دار یہ دعا کریں: 7

11: قرض دار کو مقروض بوقتِ ادائیگی یہ دعا دیں: 7

قرض دار شہید کا معاملہ: 8

قرض دار کا جنازہ: 9

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا واقعہ: 10

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے جو دین نازل فرمایا ہے اس میں عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سب کے سب اہم ہیں۔ کسی میں بھی کوتاہی نہیں برتنی چاہیے۔ اسلامی تعلیمات میں عقائد کی درستگی اور عبادات کے بعد جس چیز پر زور دیا گیا ہے وہ باہمی معاملات ہیں۔ معاملات کو سدھارنے کی تاکید اس لیے کی گئی ہے کہ اس کو اُخروی نجات میں بہت دخل ہے کیونکہ جس طرح مسلمان کے نامہ اعمال میں نیکیوں کا ہونا بہت ضروری ہے اس طرح یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا نامہ اعمال حق تلفی اور بدمعاملگی سے پاک وصاف ہو۔

اگر کسی شخص کے نامہ اعمال میں عبادات کی نیکیاں تو موجود ہوں لیکن دوسروں کے حقوق کی پامالی کی برائیاں بھی ہوں تو جنت اور رضائے الٰہی کا حصول مشکل ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنی عزیز ترین جان بھی اللہ کے راستے میں قربان کرے بلکہ بار بار قربان کرے یعنی درجہ شہادت پر فائز ہو جائے اتنی بڑی سعادت کے باوجود اگر اس نے کسی کا حق ادا نہ کیا جو اس کے ذمہ واجب الادا تھا تو ایسا شخص جنت کی نعمتوں سے محروم رہے گا تاوقتیکہ اس کے ورثا اس کی طرف سے اس کے حق کو ادا کر دیں۔ ذیل میں قرض سے متعلق چند احکام و آداب ذکر کیے جا رہے ہیں جن پر عمل کر کے ہم دنیاوی منافع کے حصول کے ساتھ ساتھ اخروی عذاب سے بھی نجات پا سکتے ہیں۔

1: شدید مجبوری کے بغیر قرض نہ لیں:

ہماری زندگی میں کچھ چیزوں کا تعلق ہماری بنیادی ضروریات کے ساتھ ہے اور کچھ چیزوں کا تعلق ہماری خواہشات کے ساتھ ہے۔ انسان کو اپنا مزاج بنانا

چاہیے کہ اپنی ضروریات کو میانہ روی سے پورا کرنے کی کوشش کرے اس کے لیے بسا اوقات انسان کو قرض بھی لینا پڑ جاتا ہے جس کی شرعاً اجازت ہے۔ باقی رہیں خواہشات کبھی تو یہ جائز اور مباح ہوتی ہیں اور کبھی ناجائز اور حرام۔ جہاں تک تعلق ہے مباح خواہشات کا تو ان کو اپنی مالی حیثیت کے مطابق پورا کرنے میں حرج نہیں اور گناہ بھی نہیں البتہ ناجائز اور حرام خواہشات کو مالی حیثیت کے باوجود بھی پورا نہیں کرنا چاہیے چہ جائیکہ قرض لے کر انہیں پورا کیا جائے۔

2: قرض کے معاملے کو لکھ لیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ

سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ:282

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم کسی متعین مدت کے لیے ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔

3: قرض کے معاملے پر گواہ بنالیں:

وَ اسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ

سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ:282

ترجمہ: اور اپنے میں سے دو مردوں کو (اس معاملے پر) گواہ بنالو۔ اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنالو تاکہ ان دو میں سے ایک عورت بھول بھی جائے تو دوسری اسے یاد کرا دے۔

4:سودی قرض کا معاملہ نہ کریں:

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ.

صحیح مسلم، رقم الحدیث:4100

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے (لینے) والے پر، کھلانے (دینے) والے پر، سودی معاملے کو لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر لعنت (رحمت سے دوری کی بددعا) فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

5:قرض کی ادائیگی کی نیت کریں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى (أَدَّاهَا) اللهُ عَنْهُ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:2387

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں سے مال (ادھار) لیتے وقت ادائیگی کی نیت رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ادائیگی والا معاملہ آسان فرما دیتے ہیں۔

6:قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول نہ کریں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:2287

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: مال دار شخص کا ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے۔

فائدہ: جس شخص کے پاس قرض کی ادائیگی کے اسباب موجود ہوں اور اس کے باوجود بھی قرض ادا نہ کرے تو وہ ظالم ہے۔

7: قرض کا مطالبہ نرمی سے کریں:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث: 2076

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت اور (قرض کی) وصول یابی میں نرمی سے کام لیتا ہے۔

8: قرض دار کو مہلت دیں:

وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ

سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ: 280

ترجمہ: اگر قرضدار تنگدست ہو تو اسے خوشحال ہونے تک مہلت دینی چاہیے

9: قرض سارے کا سارا یا کچھ حصہ معاف کر دیں:

وَ اَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾

سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ: 280

ترجمہ: اور اگر (قرض دار کو قرض) صدقہ ہی کر دو (یعنی اس کو سارا معاف کر دو یا جس قدر گنجائش ہو اتنی مقدار ہی معاف کر دو) تو یہ تمہارے حق میں کہیں زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم اس بات کی اہمیت جانتے ہو تو۔

10: قرض دار یہ دعا کریں:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ عَنْ مُكَاتَبَتِي فَأَعِنِّي قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللَّهُ عَنْكَ. قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

جامع الترمذی، رقم الحدیث: 3563

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کے پاس ایک مکاتب آیا اور کہا میں بدلِ کتابت ادا کرنے سے عاجز آگیا ہوں۔ میرے ساتھ تعاون کریں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ دعا بتلاتا ہوں جو مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائی تھی۔ اگر آپ پر صیر پہاڑ کے برابر مقدار میں بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کا انتظام فرما دیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دعا مانگو! اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ اے اللہ! آپ نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے ان سے بچا کر مجھے وہ عطا فرمائیے جو آپ کی حلال کردہ ہیں اور مجھے اپنی ذات کے علاوہ ہر کسی سے بے نیاز فرما دے۔

فائدہ: مُکاتَب وہ غلام ہوتا ہے کہ آقا اور اس کے درمیان مالی معاہدہ ہو جائے کہ غلام طے شدہ رقم آقا کو دے تو آزاد ہو جائے گا۔ ایسے غلام کو "مکاتَب" جبکہ معاہدے میں ادا کیے جانے والے مال کو "بدلِ کتابَت" کہتے ہیں۔

11: قرض دار کو مقروض بوقتِ ادائیگی یہ دعا دیں:

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَجَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ : بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ۔

السنن الکبریٰ للنسائی، رقم الحدیث:6236

ترجمہ: حضرت اسماعیل بن ابراہیم رحمہ اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ مجھ سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار کا قرض لیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قرض مجھے ادا کرتے ہوئے یوں دعا دی: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ۔ اللہ تعالیٰ تیری ذات، تیرے اہل و عیال اور تیرے مال میں برکتیں عطا فرمائے۔

قرض دار شہید کا معاملہ:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ، ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيدِ؟ قَالَ: فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَهَا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نَزَلَ؟ قَالَ: فِي الدَّيْنِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَقْضِيَ دَيْنَهُ۔

مسند احمد، رقم الحدیث:22493

ترجمہ: حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم لوگ مسجد نبوی کے صحن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس جگہ بیٹھے

ہوئے تھے، جہاں جنازے رکھے جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچانک اپنی نظر مبارک اوپر کی طرف اٹھائی اور جُھکالی۔ اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! کیسے کیسے سخت عذاب نازل ہو رہے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) ہم لوگ ایک دن اور ایک رات اس معاملے کے بارے میں (سہمے رہے اور) خاموش رہے مگر پھر ہم نے خیر اور بھلائی کے سوا کچھ نہ دیکھا (یعنی کوئی عذاب نازل نہ ہوا) دوسرے دن جب صبح ہوئی تو راوی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا کہ کیسے عذاب نازل ہونے کے بارے میں آپ فرما رہے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرض کے سلسلے میں (یعنی اس حوالے سے سخت احکام نازل ہو رہے ہیں) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی شخص راہِ خدا میں شہید کر دیا جائے اس کے بعد زندہ کیا جائے اور پھر شہید کر دیا جائے۔ پھر زندہ کیا جائے پھر شہید کر دیا جائے اور پھر زندہ ہو جائے اور اس کے اوپر قرض ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہو پائے گا تاوقتیکہ اپنے قرض کو ادا نہ کرے (یا اس کی طرف سے ادا نہ کر دیا جائے)

قرض دار کا جنازہ:

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟ قَالُوا: لَا۔ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ! قَالَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ۔ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث: 2295

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اَکوَع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک میت لائی گئی تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کیا اس فوت ہونے والے شخص نے کسی کا قرضہ دینا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: نہیں۔ اس کے بعد دوسرا جنازہ لایا گیا آپ نے وہی سوال دہرایا کہ کیا اس نے کسی کا قرض ادا کرنا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود پڑھ لو۔ (میں نہیں پڑھاتا) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! اس کی طرف سے قرضہ میں اتاروں گا میرے ذمہ ہو گیا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِيًّا وَكَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يُدَانُ حَتَّى أَغْرَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي الدَّيْنِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ لِيُكَلِّمَ غُرَمَاءَهُ فَلَوْ تَرَكُوا لِأَحَدٍ لَتَرَكُوا لِمُعَاذٍ لِأَجْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ حَتَّى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ. رَوَاهُ سعيد فِي سُنَنِهِ مُرْسلا۔

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث:2918

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک سخی نوجوان تھے جن کے پاس کوئی چیز

رکتی نہیں تھی (بلکہ اسے راہ خدا میں خرچ کر دیتے تھے اس وجہ سے) وہ قرض لیتے رہتے تھے یہاں تک کہ ان کا تمام مال قرض میں گھِر گیا وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ آپ قرض خواہوں سے یہ فرما دیں کہ اگر وہ کسی کو معاف کر سکتے ہوں تو معاذ بن جبل اس کے زیادہ حق دار ہیں کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے چھوڑ دیا جائے یعنی معاف کر دیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا سارا مال قرض خواہوں کو بیچ دیا حتی کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی ایک چیز بھی باقی نہیں بچی۔

اس واقعے سے ہم سب کو سبق لینا چاہیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی بھی پرواہ نہیں کی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ نہیں بچا تو ان کا کیا ہو گا؟ اس لیے ٹال مٹول سے کام نہیں لینا چاہیے اور جن کے قرضے دینے ہیں ان کی ادائیگی کی مناسب ترتیب بنا کر ادا کیے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احکامِ شریعت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

والسلام

پیر، 16 نومبر، 2020ء